السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ازحقیر فقیر ابوتراب محمد عبدالرحمٰن گیلانی السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ بخدمت شریف شیخ العرب والعجم، محی السنة وقامع البدعة، شمس العلماء جناب حضرت مولانا مولوی سید محمدنذیر حسین صاحب دام فیضھم، واضح راے عالی باد، میں نے ایک رسالہ مسمی بازالة الشبھة عن فریضیة الجمع مع ترجمہ مطبوعہ احدی لاہور کواوّل سے آخرتک دیکھا، اس رسالہ کے صفحہ 24 میں یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔ وقال[1] ابن ابی شیبة حدثنا جریر عن منصور عن طلحة عن سعد بن عبیدة عن ابی عبدالرحمٰن انه قال قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنه لاجمعة ولاتشریق الافی مصر جامع ذکرہ العینی فی عمدة القاری و سندہ صحیح۔ اب التماس یہ ہے کہ اس ناچیز کے پاس اسماء الرجال میں تین ہی کتابیں ہیں، میزان الاعتدال، تقریب التھذیب، خلاصة تذھیب تھذیب الکمال، راقم خاکسار کے مسکن کی جگہ بہت چھوٹی سی بستی ہے، بھائی احنات اس رسالہ کو دیکھ کر مجھ پر بڑا اعتراض کرکے کہتے ہیں کہ تم ایسی بستی میں کیوں جمعہ پڑھتے ہو، کتب مذکورہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جریر جواس میں راوی ہے، منصور سے اگرچہ رواة صحاح سے ہے، لیکن متکلم فیہ ہے اور منصوران کا استاذ ہے لیکن ان کے ہم نام بہت سے راوی ہیں کوئی ثقہ ہے اور کوئی ضعیف اور یہ معلوم نہیں کہ طلحہ سے کون منصور روایت کرتا ہے اور طلحہ کے بھی ہم نام بہت سے ہیں، کوئی ثقہ کوئی ضعیف اور معلوم نہیں کہ کون طلحہ سعد بن عبیدہ سے روایت کرتا ہے اور سعد بن عبیدہ ثقہ ہیں لیکن ابی عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں اور ابی عبدالرحمٰن کے ہم نام بھی بہت ہیں، کوئی مجھول اور کوئی غیر مجھول، لیکن جو ابی عبدالرحمٰن حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں ان کا پتہ ان کتابوں سے نہیں لگتا ہے، الحاصل جریر کو منصور سے تلمذ ضرور ہے لیکن منصور کو طلحہ سے اور طلحہ کو سعد بن عبیدہ سے اور سعد بن عبیدہ کو ابی عبدالرحمٰن سے، اور ابی عبدالرحمٰن کو حضرت علیؓ سے ہرگز تلمذ نہیں معلوم ہوتا ہے، اب التماس یہ ہے کہ عینی حنفی نے سند مذکور کو جو صحیح کہا ہے، آیا یہ کہنا ان کا صحیح ہے یا نہ، کتب مذکور ہو دیگر کتب رجال سے سند مذکور کی تنقید فرمائی جائے۔ بینوا توجروا

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جمعہ اور تشریق بڑے شہر ہی میں ہے۔ [1]

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

نے نیل الاوطار صفحہ 110 جلد 3 میں لکھا ہے کہ ابن حزم نے اثر علیؓ کی تصحیح کی ہے اور حافظ ابن حجر درایہ صفحہ 131 تخریج ہدایہ نے جو اثر علیؓ کی سند مذکور صحیح کہا ہے، سوان کا یہ کہنا صحیح ہے، قاضی شوکانی علامہ عینی حنفی میں لکھتے ہیں۔ حدیث[1] لاجمعة ولاتشریق ولافطر ولااضحی الافی مصر جامع لم اجدہ وروی عبدالرزاق عن علی موقوفا لاتشریق ولاجمعة الافی مصر جامع واسنادہ صحیح ورواہ ابن ابی شیبة مثله وزاد ولافطر ولااضحی وزاد فی اخرہ اومدینة عظیمة واسنادہ ضعیف اورفتح الباری صفحہ 380 جلد 2 مطبوعہ مصر میں لکھتے ہیں۔ ومن[2] ذلک حدیث علی لاجمعة ولاتشریق الافی مصر جامع اخرجہ ابوعبید باسناد صحیح موقوفا۔ مگر واضح رہے کہ حضرت علی کے اس اثر کے صحیح ہونے سے قری اور بستیوں میں نماز جمعہ پڑھنے کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی۔ اولاً اس وجہ سے کہ حضرت علیؓ کا یہ قول ایک ایسا قول ہے جس میں قیاس واجتہاد کو دخل ہے اور صحابی کا ایسا قول بالاتفاق حجت نہیں ہے، علامہ شوکانی نیل الاوطار میں لکھتے ہیں۔ وللاجتھاد[3] فی مرح فلا ینتھض للاحتجاج بہ انتھی۔ ثانیاً اس وجہ سے کہ آیت قرآنیہ واحادیث مرفوعہ مطلق وعام ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مصر اور غیر مصر ہر مقام میں اقامت جمعہ جائز و درست ہے، پس یہ نصود مطلعہ وعامہ حضرت علیؓ کے اس قول کے نانی ہیں اور صحابی کا ایسا قول ہے جس کیا حادیث مرفوعہ وآیات قرآنیہ سے نفی ہوتی ہو، وہ قول بالاتفاق حجت نہیں فقہائے حنفیہ کو بھی اس کا اعتراف ہے، ثالثاً اس وجہ سے کہ آیت یاایھا[4] الذین امنوااذا نودی للصلوٰة من یوم الجمعة فاسعواالی ذکر اللہ، ہر مکلف کو عام ہے اور ہر مکان مصر وغیر مصر کو شامل، پس اس آیت قرآنیہ کے عموم سے مصر وغیر مصر، ہر جگہ وہر مقام میں اقامت جمعہ کا جائز و درست ہونا صاف وروشن ہے، علامہ ملا علی قاری مرقاة شرح مشکوٰة میں لکھتے ہیں۔ دلیل[5] الافتراض من کلام اللہ تعالیٰ علی العموم فی الامکنة انتھی۔

پس اگر حضرت علیؓ کے اس قول کی وجہ سے یہ کہا جائے کہ بستیوں اور دیہاتوں میں اقامت جائز نہیں، بلکہ فقط مصر میں ہی جائز ہے، تو حضرت علیؓ کے اس قول سے آیت قرآنیہ کی تخصیص لازم آتی ہے، حالانکہ صحابی کی قول سے قرآن کی تخصیص بالاتفاق جائز نہیں ہے، نہایت تعجب سے علمائے حنفیہ سے کہ ان کی تمامی اصول کی کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اخبار احاد سے قرآن کی تخصیص جائز ہے، چنانچہ تلویح میں ہے، لایجوز تخصیص الکتاب بخبر الواحد لان خبر الواحد دون الکتاب ولانہ ظنی والکتاب قطعی فلایجوز تخصیصہ لان التخصیص تفسیر والتغییر لایکون الایمام یسادیہ اویکون فوقہ انتھی۔ یعنی خبر واحد سے قرآن کی تخصیص جائز نہیں کیونکہ خبر واحد کا درجہ قرآن کے درجہ سے اونٰی ہے، اس لیے کہ خبر واحد ظنی ہے اور قرآن قطعی ہے، پس خبر واحد سے قرآن کی تخصیص جائز نہیں اس وجہ سے کہ تخصیص کے معنی میں متغیر کردینا اور بدل دینا اور کسی شے کا متغیر کرنا اور اس کو بدل دینا اسی چیز سے ہوگا جو اس شے کے مساوی ہو یا اس سے بڑھ کر ہو یہی مضمون اصول فقہ کی تمام کتابوں میں لکھا ہوا ہے، مگر باوجود اس کے وہ حضرت علیؓ کے قول مذکور سے جو خبر واحد کے درجہ میں بھی نہیں ہے، آیت مذکورہ کی تخصیص کرتے ہیں اور اس کے حکم عام کو اس قول سے منسوخ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اقامت جمعہ فقط مصر میں درست وجائز ہے اور غیر مصر میں ناجائز ونا درست، دیکھو علمائے حنفیہ کا یہ ضیع کس قدر قابل تعجب ہے، رابعاً اس وجہ سے کہ اگر حضرت علیؓ کے قول سے غیر مصر میں جمعہ کا ناجائز ہونا نکلتا ہے، تو حضرت عمر وعثمان وابوہریرہ وابن عمر وغیر ہم رضی اللہ عنھم کے افعال واقوال سے غیر مصر میں جمعہ کا جائز و درست ہونا ثابت ہوتا ہے، پس چونکہ ان صحابہ رضی اللہ عنھم کے اقوال وافعال آیت مذکورہ واحادیث مرفوعہ کے موافق ہیں، لہٰذا انہیں صحابہؓ کے اقوال وافعال کا لینا اور حضرت علیؓ کے قول کو ترک کرنا لازم ہے یا حضرت علیؓ کے قول کو اور ان صحابہ کے اقوال کو ترک کرنا اور قول اللہ اور قول رسول اللہ ﷺ کی طرف رجوع کرنا لازم ہے۔ قال[6] اللہ تعالیٰ فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر ذلک خیر واحسن تاویلا۔ اور جب کہ ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف یعنی قرآن وحدیث کی طرف رجوع کیا تو ثابت ہوا کہ اقامت جمعہ مصر وغیر مصر ہر جگہ جائز و درست ہے، پس اسی کو لینا اور اسی پر عمل کرنا فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔ (سید محمد نذیر حسین)

حدیث لاجمعۃ ولاتشریق الحدیث، میں نے کہیں نہیں دیکھی، عبدالرزاق نے اس کو حضرت علیؓ سے موقوفا روایت کیا ہے اوراس کی سند صحیح ہے ، ابن ابی شیبہ میں اومدینۃ عظیمۃ (یاکسی بڑے شہر میں) کے الفاظ زاید ہیں۔ [1]

اوراس سے حضرت علیؓ کی موقوف حدیث ہے۔ لاجمعۃ ولاتشریق جس کوابوعبید نے صحیح سند سے موقوفا روایت کیا ہے۔ [2]

اس میں اجتہاد کودخل ہے، لہذااس سے احتجاج جائز نہیں ہے۔ [3]

اے ایمان والو!جب جمعہ کی نماز کےلیے اذان کہی جائے تواللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔ [4]

اللہ تعالیٰ کے قول سے جمعہ ہر جگہ فرض ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو عموم الکنہ کےلئے فرض کیا ہے۔ [5]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اگرکسی چیزمیں تمہاراجھگڑاہوجائے تواس کواللہ اورر سول کے پاس لے آوٴاگرتم اللہ تعالیٰ اورقیامت کے دن پرایمان رکھتے ہویہ بہت بہتر ہے اوراسی کاانجام اچھا ہے۔ [6]

فتاویٰ نذیریہ

جلد01ص595

محدث فتویٰ